ہفتہ وار رسالہ:235
WEEKLY BOOKLET:235

امیرِ اہلِ سنّت سے شاعری کے بارے میں سوال جواب

صفحات 17

- شاعری کے خواہش مندوں کے لئے مدنی پھول 01
- کیا غیر عالم نعت نہیں لکھ سکتا؟ 09
- کس کس کا کلام پڑھنا چاہئے؟ 10
- شاعر کے کلام میں تبدیلی کرنا کیسا؟ 14

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ اور ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی مختلف قسطوں سے لیا گیا ہے۔

امیرِ اہلِ سُنّت سے شاعری کے بارے میں سوال جواب

دُعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت: یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”شاعری کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یا سن لے اسے فضولیات سے بچا کر اپنے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذکر میں مشغول رہنے والی زبان عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی مسجِد کے پاس سے گزرو تو رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھو۔
(فضل الصّلاۃ علی النبی، ص70، رقم:80)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شاعِری کے خواہش مَندوں کے لئے مَدَنی پھول

سوال: کوئی اسلامی بھائی حضور علیہ السّلام کی شان میں اَشعار لکھنا چاہتا ہے تو اسے کس چیز کا خیال رکھنا چاہیے اور کس طرح کے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں؟

جواب: اوّل تو مشورہ یہی ہے کہ اَشعار لکھنے کا شوق پیدا نہ کریں کیونکہ علمِ عُروض با قاعدہ شاعِری کا ایک مُشکل فَن ہے نیز حمد، نعت، صحابۂ کِرام و اَہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور بُزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی منقبت کے اَشعار لکھنے کے لئے قرآن و حدیث پر نظر ہونے کے ساتھ ساتھ الفاظ کا بہت سارا ذَخیرہ، فَن میں مَہارت اور بہت سارا عِلم چاہیے۔ میں نے عَوام میں

www.dawateislami.net

سے بہت سے لکھنے والے اور والیوں کے کلام دیکھے ہیں جن میں اُوٹ پٹانگ باتیں ہوتی ہیں، نہ رَدیف کا بھان (دھیان) ہوتا ہے، نہ قافیہ کا کچھ اَتا پتا اور نہ ہی وَزن صحیح ہوتا ہے۔ اس کے بَرعکس جو واقعی شُعَرا ہوتے ہیں وہ فنِ عُروض کا تو خیال رکھ لیتے ہیں لیکن ان سے بھی شرعی مُعاملات میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عالِمِ دین ماہِرِ فن اور اچھا خاصا علم رکھنے والے شخص کا شاعِری کرنا ہی سمجھ آتا ہے۔ بَہرحال اگر کوئی عام آدمی شاعری کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اَشعار کو کسی ماہِرِ فن عالِمِ دین کو چیک کروائے اور ان کی ہدایات پر عمل کرے۔

شاعری کا شوق یا شہرت کی ہَوَس!

یاد رکھیے! شاعری بہت مشغول کرنے والا کام ہے، اس میں بندہ واہ واہ سے نہیں بچ سکتا ہے اور حُبِّ جاہ میں جا پڑتا ہے، جسے اللہ پاک بچائے وہی بچ سکتا ہے۔ میں آپ کو اس کی مثال دیتا ہوں جیسے کوئی شخص کلام لکھتا ہے تو وہ اس میں اپنا مقطع ضرور لکھے گا[1] اب اگر کسی نے اس شاعر کا کلام پڑھا اور اس میں مقطع نہیں پڑھا تو اس شاعر کو قلبی طور پر رنج و صدمہ ہو گا بلکہ اگر اس سے برداشت نہ ہوا تو وہ بول بھی دے گا کہ ”بھئی مقطع تو پڑھیں“ تاکہ پتا چلے کہ یہ کلام مابدولت نے لکھا ہے! ظاہراً اس نیّت میں فساد موجود ہے، پھر مقطع میں نام نہ ڈالنا بھی بہت بڑی آزمائش ہے کہ اگر شاعر اپنا نام نہیں ڈالتا تو اسے یہ بات تنگ کرے گی کہ لوگوں کو پتا کیسے چلے گا کہ یہ کلام میں نے لکھا ہے۔ البتہ اس بات کا خیال ضروری ہے کہ میرے ان مَدَنی پھولوں کو بُزرگوں پر قیاس نہ کیا جائے جیسے سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے مقطع میں رضا لکھا اسی طرح دیگر بُزرگوں نے بھی اپنے کلاموں میں نام ڈالے ہیں۔ یاد رکھیے! ہمارے بُزرگانِ دین سَراپا اِخلاص ہوتے

1 ... کلام کا سب سے آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص بیان کرتا ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

www.dawateislami.net

تھے ہمارا اتنا ظرف کہاں ہے!

بعض بُزرگوں نے اپنی لکھی ہوئی کتابوں پر اس خوف سے اپنا نام نہیں لکھا کہ کہیں قیامت کے دن یہ نہ کہہ دیا جائے کہ تم نے کتاب اس لیے لکھی تھی تاکہ تمہارا نام مشہور ہو جائے سو تمہارا نام ہو گیا، تمہاری واہ وا بھی ہو گئی اب تمہارے لئے کچھ نہیں ہے! پھر ایسوں کو اوندھے مُنہ جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔(مراٰۃ المناجیح، 1 / 191)حدیث شریف میں تین افراد کی طرف اِشارہ ہے یعنی عالم، سخی اور راہِ خدا میں شہید ہونے والا کہ ان تینوں سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا تو یہ سب اپنے اپنے طور پر اللہ پاک کی نعمتوں کا اقرار کریں گے اور اس کا شکر ادا کریں گے اور بتائیں گے کہ ہم نے یہ خدمت کی، یہ سخاوت کی، یہ کیا، وہ کیا پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تاکہ تمہیں عالم، سخی اور بہادر کہا جائے وہ تو کہہ لیا گیا پھر انہیں جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔(مسلم، ص813، حدیث: 4923)حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ ہر عمل کے لئے ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 1 / 192 مفہوما)ہر ایک غور کرے کہ نام کے لئے عمل کرنے والوں کے ساتھ کیا ہو گا؟ واقعی نام کی شہرت میں بڑی لذت ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ عطیات اور ڈونیشن دیتے ہیں تو ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بارے میں ٹی وی اور اَخبار میں خبر آنی چاہیے کہ ماشاءَ اللہ موصوف نے اتنا اتنا چندہ اور ڈونیشن دیا ہے۔ کرنے والے یہ سب کرتے ہیں علی الاعلان کرتے ہیں۔ اب اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ کس کی کیا نیّت ہے، ہم کسی کی نیّت پر حملہ نہیں کر سکتے۔ لیکن بعض اوقات واضح قرینہ ہوتا ہے کہ چندہ دینے والا فلاں شخص اپنی واہ وا چاہتا ہے۔ لیکن خیال رہے کہ بعض اوقات قرینہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی کو اپنی طرف سے قرینے نکالنے کی ضرورت

www.dawateislami.net

نہیں ہے۔ ہمیں صرف حُسنِ ظنّ رکھنا چاہیے، اِسی میں عافیت ہے۔

خُدا کی رضا کی چاہت یا داد و تحسین کی تمنّا!

اِسی طرح مصنّف بھی غور کرے، شاعر بھی غور کرے، مبلغ بھی غور کرے، مَدَنی قافلے کا مُسافر بھی غور کرے۔ یہ ایک سانس میں اپنی کارکردگی دے رہے ہوتے ہیں کوئی کہتا ہے میں نے 12 ماہ میں سفر کیا، کوئی کہتا ہے 25 ماہ سفر کیا، تو کوئی کہتا ہے میں تو ہوں ہی وقفِ مدینہ! یہ یقیناً سَعادت کی بات ہے میں ان کے بارے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ لوگ ریاکار ہیں لیکن ان کو اپنے دِل پر غور کرلینا چاہیے کہ میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں؟ اگر ان کی یہ بات سُن کر کسی نے کہہ دیا کہ "واہ بھئی آپ نے تو بڑی قُربانی دی ہے، آپ کی کیا بات ہے" اِسی طرح مبلغ کا بیان سُن کر کسی نے کہا کہ "آپ تو واقعی بہت اچھا بیان کرتے ہیں یا کسی نے سبحانَ اللہ کہہ دیا" اسی طرح نعت خواں سے نعت سُن کر کہہ دیا کہ" واہ سبحانَ اللہ آپ کی کتنی پیاری آواز ہے یا کہہ دیا کہ آپ نے کتنی پیاری آواز پائی ہے" تو ان لوگوں کے دِل میں کیا خیال پیدا ہوتا ہے کہیں لوگوں کا ان کے لیے تعریفی جملے کہنا ان کے لیے پگار (اُجرت) کی حیثیت تو نہیں رکھتا؟ اِسی طرح قرات کرنے والے قاری صاحبان بھی غور کریں کہیں اُنہوں نے تجوید کے سارے قواعد مائیک پر تلاوت کے لیے تو وقف نہیں کیے ہوئے؟ جب یہ اپنی نمازیں پڑھتے ہیں اس میں قواعدِ تجوید کا خیال رکھتے ہیں؟ کہیں یہ سارے قواعد کا لحاظ صرف عوام سے داد و تحسین وُصول کرنے اور واہ واسننے کے لیے تو نہیں کرتے؟

یادرکھیے! میری اِن تمام باتوں کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی قاری صاحب اچھی تلاوت کریں تو ان کو یہ کہا جائے کہ "یہ تو عوام کو دکھانے کے لیے اس طرح پڑھ

www.dawateislami.net

رہے ہیں یا ان کے دِل میں اخلاص نہیں ہے وغیرہ“ ظاہر ہے کسی کو بھی اس طرح بدگمانی کرنے اور دوسرے پر حکم لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ یاد رکھیں! اللہ پاک کو سب پتا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم غور کریں کہ ہم کیوں پڑھ رہے ہیں؟ کیوں لکھ رہے ہیں؟ کیوں کر رہے ہیں؟ کیوں کہہ رہے ہیں؟ کیوں بیان کر رہے ہیں؟ کیوں دَرس دے رہے ہیں؟ کیوں مَدَنی قافلے میں سفر کر رہے ہیں؟ کیوں عِلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کر رہے ہیں؟ کیوں نعتیں پڑھ رہے ہیں؟ کیوں تلاوتیں کر رہے ہیں؟ کیوں قِراتیں کر رہے ہیں؟ کیوں تہجد پڑھ رہے ہیں؟ کیوں نیک اعمال کے رسالے پر عمل کر رہے ہیں؟ اے کاش! ہم وہی کام کریں جس میں ثواب ملے اور رب کی رِضا حاصل ہو۔ اللہ کریم ہمیں اِخلاص نصیب کرے اور حُبِّ جاہ سے بچائے۔

گُم نام بندوں کی شان و عظمت

حُبِّ جاہ کا مطلب ہے اپنی عزّت و شہرت کی خواہش کرنا اور یہ چاہنا کہ میں مشہور ہو جاؤں، لوگ میری عزت کریں، میری خُوب واہ واہ کریں یا اس نیّت سے اپنے خاندان کی نسبت بیان کرنا مثلاً کسی نے اپنے آپ کو سیّد کہا یا اپنے بارے میں بتایا کہ میں فلاں پیر صاحب کی اولاد ہوں یا فلاں بُزرگ سے میری نسبت چلی آرہی ہے، میں یہ ہوں وہ ہوں تاکہ لوگ میری عزت کریں، میرے ہاتھ چومیں اور کہیں ”واہ بھئی ماشاءَ اللہ آپ ان کے پوتے ہیں یا ان کے پَڑپوتے ہیں یا ان کے بیٹے ہیں یا کہیں ارے واہ آپ فلاں ہیں واہ بھئی۔“ اگر یہ خود اپنا تعارُف نہ بھی کروائے تب بھی خواہش ہوتی ہے کہ میرا تعارف کروایا جائے کہ میں کون ہوں؟ کس کا رِشتے دار ہوں؟ کس بڑی شخصیت کے ساتھ میرا تعلق ہے؟ یا میں کس بڑی شخصیت کے ساتھ ہوتا ہوں؟ جی ہاں! جو کسی شخصیت کے ساتھ ہوتا ہے اس

www.dawateislami.net

شخصیت کی وجہ سے بھی اس کی عزت یا آؤ بھگت کی جاتی ہے یہ بھی ایک خطرہ ہے۔ دیکھا جائے تو ہر مُعاملے میں رِسک فیکٹر موجود ہے۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ان گُم نام بندوں کا صدقہ ملے جن کے بارے میں کہا گیا کہ ان کو دروازے سے دور کر دیا جاتا ہے، ان کو پوچھا نہیں جاتا ہے، بیمار ہوتے ہیں تو عِیادت کرنے والے نہیں ہوتے، فوت ہو جائیں تو لوگ جنازے میں آنے کی زَحمت نہیں کرتے ہیں۔ ایسے گُم نام بندوں کی احادیثِ مبارکہ میں شانیں بیان ہوئی ہیں۔ بظاہر گُم نام کو کوئی نہیں جانتا لیکن اس کے لئے رب کا جاننا کافی ہے یعنی بندے جانیں نہ جانیں اس سے ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا، رب تو جانتا ہی ہے ان کے لئے یہی کافی ہے۔ اللہ پاک چاہتا ہے تو اپنے ایسے گُم نام بندوں کو شہرت عطا فرما دیتا ہے یہ اس کی مرضی اور مَشِیّت ہے۔ لہٰذا انبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام، صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم، اولیائے کِرام اور علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم اجمعین کی شہرت کے بارے میں یہ نہیں سوچنا کہ یہ ہستیاں گُم نام نہیں تھیں تو ان کو فضائل حاصل نہیں ہوں گے! ان ہَستیوں کے اپنے اپنے مقامات ہیں۔ شہرت ہم جیسے لوگوں کے لیے خطرے کا جال ہے ایک جگہ سے بچتے ہیں تو دوسری جگہ پھنس جاتے ہیں اور پھر خود ساختہ مصلحتیں تلاش کر کے خود کو مطمئن کرتے ہیں کہ میری یہ نیّت نہیں تھی، میرا وہ مقصد نہیں تھا یا میری مُراد فُلاں چیز تھی وغیرہ وغیرہ اور بعض اوقات خود کو بچانے یا جھینپ مٹانے کے لیے جھوٹ کا سہارا بھی لے لیتے ہیں اور یہ سب وَبال اِسی شہرت کا ہوتا ہے۔ اللہ کریم! ہم سب کو سچّا کر دے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے راضی ہو جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:110)

شاعری کا شوق رکھنا کیسا؟

سوال: مجھے شاعری کا بہت شوق ہے برائے کرم میری رہنمائی فرمائیے۔

www.dawateislami.net

جواب: شاعری کا شوق اچھا نہیں ہے۔[1] میں نے شُعرا کے کلام میں کئی جگہ کفریات دیکھے ہیں، کئی نامور شُعرا جنہیں تاریخ میں بڑی اہمیت دی جاتی ہے انہوں نے بھی ایسی خطائیں کی ہیں کہ ان کے اشعار پڑھ کر بندہ سر پکڑ لے کہ کہیں اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں توہین آمیز کلمات لکھ دیئے، کہیں جنت کا مذاق اڑایا تو کہیں فرشتوں کے تقدس پر حملہ کیا۔ شاید انہی شاعروں کے بارے میں کسی نے کہا ہے:

جہنّم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

کیونکہ جس نے ایسے کفریات بَکے جن پر اِلتِزامِ کفر[2] کا حکم لازم آتا ہے اور بغیر توبہ کیے مر گیا تو وہ مُرتد ہوا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ آج کل ہر کوئی شاعر بننے لگا ہے، بہت سے ایسے Dummy شاعر جنہیں شعر کہنا ہی نہیں آتا اُن کے بارے میں کسی شاعر نے ایک شعر کہا ہے:

شاعری آتی نہیں پر شاعری کرنے لگے
شاعری چارا سمجھ کر سب گدھے چرنے لگے

---

1 . . . یاد رہے کہ اشعار فی نفسہ برے نہیں کیونکہ وہ ایک کلام ہے، اگر اشعار اچھے ہیں تو وہ اچھا کلام ہے اور برے اشعار ہیں تو وہ برا کلام ہے: جیسا کہ حضرت عُروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "شعر ایک کلام ہے: اچھے اشعار اچھے کلام کی طرح ہیں اور برے اشعار برے کلام کی طرح ہیں۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، 5/110، حدیث: 9181) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "بعض اشعار اچھے ہوتے ہیں اور بعض برے ہوتے ہیں: اچھے اشعار کو لے لو اور برے اشعار کو چھوڑ دو۔ (الادب المفرد، ص235، حدیث: 890) (تفسیر صراط الجنان، 7/ 173، 174)

2 . . . کفر کی دو قسمیں ہیں: (1) لزومِ کُفر (2) اِلتزامِ کُفر۔ لزومِ کُفر یہ ہے کہ جو بات کہی وہ عَینِ کُفر نہیں مگر کُفر تک پُہنچانے والی ہوتی ہے اور اِلتزامِ کُفر یہ ہے کہ ضَروریاتِ دِین (وہ مَسائلِ دِین جن کو ہر خاص و عام جانتا ہو ان) میں سے کسی چیز کا واضح طور پر خِلاف کرنا، یہ قطعاً اِجماعاً (یعنی قطعی طور پر بالاتفاق) کُفر ہے اگرچہ خِلاف کرنے والا کفر کے نام سے چڑتا اور کمالِ اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/ 431 ملخصاً) مزید معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

شاعری کوئی چارا نہیں، یہ ایک فن ہے، اگر آپ کو شاعری کا فن نہیں آتا اور آپ شاعری کرنے بیٹھ گئے تو یہ ایسا ہے جیسے آپ درزی نہیں مگر کپڑا سینے بیٹھ جائیں۔ شاعر کے لئے ضروری ہے کہ وہ جس زبان میں کلام لکھنا چاہتا ہے اس کے پاس اُس زبان کے الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ ہو لیکن ان لوگوں کو تو پوری طرح اردو بھی نہیں آتی اور نہ ہی انہیں یہ پتا ہوتا ہے کہ "ردیف"، "قافیہ" اور "بحر" کس کو بولتے ہیں، یہ لوگ کسی گانے یا نعت شریف کے وزن پر اشعار لکھ لیتے ہوں گے یا پھر کوئی خوش اِلحان نعت خواں ہو تو وہ ترنم میں اشعار لکھ لیتا ہے اور آواز اچھی ہو تو ترنم کی وجہ سے بے وزن اشعار بھی کھینچ تان کے پڑھ لیتا ہے اور شاعری نہ جاننے والے لوگ اُس کے کلام کو پڑھتے چلے جاتے ہیں حالانکہ اس میں فنِ شاعری کی بہت غلطیاں ہوتی ہیں لیکن انہیں بولے کون؟ اگر کوئی بول دے کہ تمہارا کلام اچھا نہیں ہے تو پھر دیکھو کیسا تماشہ کھڑا ہوتا ہے۔(مدنی مذاکرہ نمبر 14)

نعتیہ شاعری کرنا کیسا؟

سوال: نعتیہ شاعری کرنا کیسا ہے؟

جواب: سنّتِ صحابہ علیہمُ الرِّضوان ہے یعنی بعض صحابۂ کرام مثلاً حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ وغیرہما سے نعتیہ اشعار لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذِہن میں رہے کہ نعت شریف لکھنا نہایت مُشکِل فن ہے، اِس کے لیے ماہِرِ فن عالِمِ دین ہونا چاہیے، ورنہ عالِم نہ ہونے کی صورت میں رَدیف، قافِیہ اور بَحر (یعنی شعر کا وزن) وغیرہ کو نبھانے کیلئے خلافِ شان الفاظ ترتیب پا جانے کا خَدشہ رہتا ہے۔ عوامُ النّاس کو شاعری کا شوق چڑانا مناسب نہیں کہ نَثر کے مقابلے میں نَظم میں کُفرِیات کے صُدُور کا زیادہ اندیشہ رَہتا ہے۔ اگر شرعی اَغلاط سے کلام محفوظ رہ بھی گیا تو فُضولیات سے بچنے کا ذِہن بہُت کم

www.dawateislami.net

لوگوں کا ہوتا ہے۔ جی ہاں آج کل جس طرح عام گفتگو میں فضول الفاظ کی بھرمار پائی جاتی ہے اِسی طرح "بیان" اور "نعتیہ کلام" میں بھی ہوتا ہے۔

کیا غیرِ عالم نعت نہیں لکھ سکتا؟

سوال: کیا غیرِ عالم نعت شریف نہیں لکھ سکتا؟ اور اُس کی نعت پڑھنی سننی بھی نہیں چاہئے؟

جواب: جو علمائے اہلِ سنّت کا صحبت یافتہ ہو، شریعت کے ضروری احکام جانتا ہو اور ہر ہر مِصرع کی شرعی تفتیش کسی عالِم سے کروالیا کرتا ہو اُس کے لکھنے اور اُس کا لکھا ہوا علماء کا تفتیش شدہ کلام پڑھنے میں حرج نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہ علیہ غیر عالم کے نعتیہ شاعری کرنے کے سخت خلاف تھے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہ علیہ کے ارشاداتِ عالِیَّہ کا خُلاصہ یہی ہے کہ جاہِل نعت گو شاعروں کے کلام بَسا اوقات کفرِیات سے بھرپور ہوتے ہیں لہٰذا ایسے کلام پڑھنے والوں کو محفلِ نعت میں بلانا بھی ناجائز، ایسی نعت خوانی میں کسی کو بھیجنا بھی حرام اور ایسے کلام کا سننا بھی گناہ۔

اعلیٰ حضرت دو کے علاوہ قصداً کسی کا (اردو) کلام نہ سنتے

سوال: اعلیٰ حضرت کون کون سے شُعرا کا نعتیہ کلام سننا پسند فرماتے تھے؟

جواب: نعت گو شاعروں کی اکثریت اپنے کلام میں چُونکہ اَحکامِ شریعت کا لحاظ نہیں کرتی اِس وجہ سے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ قصداً صِرف دو شُعرائے کرام ﴿1﴾ حضرت مولانا کفایت علی کافی اور ﴿2﴾ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہما کا کلام سماعت فرماتے تھے۔ مکتبۃُ المدینہ کی 561 صفحات پر مشتمل کتاب، "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صَفْحَہ 225 پر ہے: ایک صاحِب، (حضرت) شاہ نیاز احمد صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ کے عُرس میں بریلی تشریف لائے

www.dawateislami.net

تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے، کچھ اشعار نعت شریف کے سنانے کی درخواست (یعنی نعتِ پاک پڑھنے کی خواہش ظاہِر) کی۔ (اعلیٰ حضرت نے) اِستِفسار فرمایا: کس کا کلام؟ انہوں نے (کلام لکھنے والے کا نام) بتایا اِس پر ارشاد فرمایا: سِوا دو (شُعَرا) کے کلام کے کسی کا کلام میں قصداً (یعنی ارادۃً اپنی خواہش سے) نہیں سنتا، (فقط ان دو یعنی) مولانا (کِفایت علی) کافیؔ اور (میرے بھائی) حسنؔ میاں مرحوم کا کلام (سنتا ہوں)۔ صفحہ 227 پر مزید فرماتے ہیں: اور حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکِل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے! اگر بڑھتا ہے تو اُلوہِیَّت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تَنقیص (یعنی توہین) ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غَرَض حمد میں ایک جانِب اَصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص227)

نعتیہ شاعِری ہر ایک کا کام نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی محفل میں غیر شرعی کلام پڑھا جا رہا ہو تو جو معلومات رکھتا ہو اُس پر واجِب ہے کہ اصلاح کرے جبکہ یہ ظنِّ غالب ہو کہ غلطی کرنے والا مان جائے گا اور اگر ماننے کی اُمّید نہ ہو تو فوراً اُٹھ جائے، اگر کیسٹ وغیرہ میں ناجائز الفاظ یا معانی والا شعر سنیں تو فوراً ٹیپ ریکارڈر بند کر دیجئے اور آئندہ بھی کیسٹ میں اُس شعر کو سننے سے پرہیز کیجئے اور ممکنہ صورت میں کیسٹ اور نعت خوان و نعت گو شاعر وغیرہ کی اصلاح کی تدبیر بھی کیجئے۔

کس کس کا کلام پڑھنا چاہئے؟

سوال: کس کس شاعر کی لکھی ہوئی نعتیں پڑھنا سننا چاہئے؟

www.dawateislami.net

جواب: ہر اُس مسلمان کی لکھی ہوئی نعت شریف پڑھنی سننی جائز ہے جو شریعت کے مطابِق ہو۔ اب چونکہ کلام کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھنے کی ہر ایک میں صلاحیّت نہیں ہوتی لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ مُستند علمائے اہلِ سنّت کا کلام سنا جائے۔ اردو کلام سننے کیلئے مشورۃً "نعتِ رسول" کے سات حروف کی نسبت سے سات اسمائے گرامی حاضر ہیں: ﴿1﴾ امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ﴿2﴾ اُستاذِ زَمَن حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ﴿3﴾ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مدّاحُ الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ ﴿4﴾ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلِ سنّت حُضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ﴿5﴾ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام حضرتِ مولانا حامد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ﴿6﴾ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ، ﴿7﴾ مشہور مُفسّر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ وغیرہ۔

سوال: کیا غیرِ عالم شاعر کا کلام پڑھنے سننے کی بھی کوئی صورت ہے؟

جواب: اگر غیرِ عالم شاعر کا کلام پڑھنا سننا چاہیں تو پہلے کسی ماہرِ فن سنّی عالم سے اُس کلام کی تصدیق کروا لیجئے۔ اِس طرح اِن شاءَ اللہُ الکریم ایمان کی حفاظت میں مدد ملے گی، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کُفریہ شِعر کے معنیٰ سمجھنے کے باوُجود اس کی تائید کرتے ہوئے جھومنے اور نعرہائے دادو تحسین بُلند کرنے کے سبب ایمان کے لالے پڑ جائیں۔ غیر عالِم کو نعتیہ شاعری سے اوّلاً بچنا ہی چاہئے اور ان اہم مسائل کے علم سے قبل اگر کچھ کلام لکھ بھی لیا ہے تو جب تک اپنے تمام کلام کے ہر ہر شعر کی کسی فَنِ شعری کے ماہر عالِمِ دین سے تفتیش نہ کروا لے اُس وَقت تک پڑھنے اور چھاپنے سے مُجْتَنِب (دُور) رہے۔ میرے آقا اعلیٰ

www.dawateislami.net

حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ چُونکہ پائے کے عالِمِ دین تھے، آپ کے شعر کا ہر مِصرع عین قراٰن وحدیث کے مطابق ہوا کرتا تھا لہٰذا بطورِ تحدیثِ نعمت اپنے مبارَک کلام کے بارے میں ایک رُباعی ارشاد فرماتے ہیں:

ہوں اپنے کلام سے نہایت مَحظُوظ　　بے جا سے ہے اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہ مَحفوظ
قراٰن سے میں نے نعت گوئی سیکھی　　یعنی رہے احکامِ شریعت مَلحوظ

(خلاصہ: میں اپنے کلام سے خوب لطف اندوز ہو رہا ہوں کیوں کہ مجھ پر اللہ پاک کا احسان ہے کہ میرا کلام فضول باتوں سے محفوظ ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ میں نے قراٰنِ پاک سے نعت گوئی سیکھی ہے۔ مطلب یہ کہ اَلحمدُ لِلّٰہ میرا کلام شریعت کے عین مطابق ہے)

سیِّدی احمد رضا نے خوب لکھا ہے کلام
اُن کے سارے نعتیہ اَشعار پر لاکھوں سلام

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص32-38)

نعتیہ اشعار چیک کروایئے

سوال: علمائے کرام سے اپنے نعتیہ اشعار چیک کروانا کیوں ضروری ہے؟

جواب: بعض اوقات شُعرا بھی ایسی واہیات باتیں کرتے ہیں کہ بس، ظاہر ہے یہ لوگ دُنیوی شاعر ہوتے ہیں ان کو نعت لکھنے کا شوق چڑھتا ہے یا حمد بیان کرنے کی خواہش ہوتی ہے یا بُزرگانِ دِین کی منقبت لکھنے کی سوجھتی ہے تو کچھ کا کچھ لکھ ڈالتے ہیں۔ یہ ان کی فیلڈ نہیں ہے بلکہ علمائے کرام کا شعبہ ہے کسی بھی غیرِ عالم کا کام نہیں ہے کہ وہ نعت یا حمد وغیرہ لکھے۔ ظاہر ہے ان شُعرا کو نہ اللہ پاک سے متعلق عقائد کی معلومات ہوتی ہے نہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مقام و مرتبے کی پہچان تو جب یہ شانِ مصطفےٰ بیان کرنے جاتے ہیں تو علم نہ ہونے کی وجہ سے توہین کر بیٹھتے ہیں یا مَعاذَ اللہ نعت کو اُلوہیت کے مرتبے میں لے

www.dawateislami.net

جاتے ہیں بلکہ کبھی تو صریح کفریات تک بھی کہہ جاتے ہیں اور عوام ان کے کلام نعت سمجھ کر پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

غیرِ عالم شاعر خود کو علمائے کرام کا محتاج رکھے ورنہ کُفر میں جا پڑے گا اور معلوم بھی نہ ہو گا۔ شُعرا حضرات مجھے اپنا مخالف نہ سمجھیں نہ مجھ سے ناراض ہوں، نہ میرا آپ سے مقابلہ ہے، نہ میں کسی مشاعرے میں حصہ لیتا ہوں اور نہ ہی میں زیادہ فنِّ شاعری جانتا ہوں بس تھوڑا بہت علم ہے جس سے گزارا ہو جاتا ہے، اور کلام لکھنے کے بعد حتَّی الامکان اسے چیک کرواتا ہوں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:51)

نعت میں لفظ ”تو“ یا ”تیرا“ کہنا کیسا؟

سوال: سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے لیے نعت میں ”تُو“ یا ”تیرا“ کے اَلفاظ اِستعمال کرنا بے اَدَبی ہے؟

جواب: جی نہیں! اس لیے کہ تعظیم و توہین کا دار و مَدار عُرف پر ہوتا ہے اور ہمارے مُعاشرے میں نعتیہ کلام میں ایسے اَلفاظ کے اِستعمال کو بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس میں حَرَج نہیں۔ نعت لکھنا ایک فَنّ ہے جس میں مختلف بحروں کے مَخصُوص اَوزان پر اَلفاظ لائے جاتے ہیں جس سے کلام میں حُسن پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اسے طَرز میں پڑھنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی شاعِر کے لکھے ہوئے کلام میں تبدیلی بلکہ ایک حَرف کا بھی فرق کرنے سے نہ صرف کلام کا سارا حُسن ختم ہو جاتا بلکہ اسے کسی طَرز میں پڑھنا بھی دُشوار ہو جاتا ہے لہٰذا اَدب اسی میں ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی شان میں شریعت کے دائرے میں لکھے گئے نعتیہ کلام کو مِنْ وَ عَنْ (جیسا لکھا ہے ویسے ہی) پڑھ کر اس کے حُسن کو بَرقرار رکھا جائے جیسے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا مشہورِ زمانہ کلام ہے:

www.dawateislami.net

واہ کیا جُود و کرم ہے شَہِ بطحا تیرا　　　نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص15)

بعض لوگ اسے یوں پڑھتے ہیں:

واہ کیا جُود و کرم ہے شَہِ بطحا آپ کا　　　نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا آپ کا

اِس طرح سارے نعتیہ کلام کا حُسن ختم کر دیتے ہیں حالانکہ جنھوں نے یہ کلام لکھا ہے ان کا عشقِ مصطفٰے اور بارگاہِ مصطفٰے کا اَدب و اِحترام اپنے تو کیا بیگانوں کو بھی مُسَلَّم (تسلیم شُدہ) ہے۔ ایک بار کراچی کے کسی علاقے میں ہونے والی محفلِ نعت میں ایک مشہور و مَعروف عالِمِ دِین تشریف فرما تھے، ان کے سامنے ایک نعت خواں نے یہی کلام پڑھنا شروع کیا لیکن اَدب کے زُعم میں "تیرا" کے بجائے ہر جگہ "آپ کا" کے اَلفاظ لگا کر سارے کلام کو بگاڑ کر رکھ دیا، بالآخر جب عالِم صاحب کے صبر کا پیمانہ لَبریز ہوا تو اِرشاد فرمایا: "اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ تم سے زیادہ اَدب جانتے تھے لہٰذا جو لکھا ہے وہی پڑھو۔

(فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط32)

شاعر کے کلام میں تبدیلی کرنا کیسا؟

سوال: کچھ شُعَرا کلام کے آخر میں اپنے نام کے ساتھ عاجزی کے لئے کچھ الفاظ لکھتے ہیں، کیا ہم ان اَلفاظ کو تبدیل کر سکتے ہیں؟

جواب: بعض اوقات بزرگ اپنے لئے عاجزی کے ایسے الفاظ لاتے ہیں جنہیں ہم پڑھ نہیں سکتے، مثلاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک شعر ہے: "کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا!" اس کے بعد اگلے شعر میں آپ نے اپنے لئے جو عاجزی کے الفاظ استعمال فرمائے وہ میں اپنی ذات کے لئے کہتا ہوں کہ "کوئی کیوں پوچھے تیری بات عطار!

www.dawateislami.net

تجھ سے کُتّے ہزار پھرتے ہیں۔" اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ لفظ اپنے لئے عاجزی کے طور پر اِستعمال کیا ہے۔ اس میں میری اپنی سوچ یہ ہے کہ یہ لفظ نہ کہا جائے، بلکہ یوں کہا جائے: تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں، یا تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں، یا عاشق ہزار پھرتے ہیں۔ یا اس طرح کا کوئی ایسا لفظ لایا جائے جو اس مقام پر موزوں ہو اور شعر کا وَزن بھی نہ ٹوٹے۔ جب نعت خواں یہ شعر پڑھیں تو وضاحت کردیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہاں عاجزی کے طور پر اپنے لئے یہ لفظ استعمال کیا تھا، لیکن میں نے اس کو تبدیل کیا ہے۔

آج کل کے نعت خوانوں کو اتنا بولنا آتا نہیں ہے، البتہ اتنا بول لیتے ہیں کہ "دو دن سے تھکا ہوا ہوں، 12 دن کا تھکا ہوا ہوں، روز محفلیں ہیں، چار چار بج جاتے ہیں" وغیرہ۔ جہاں وضاحت کرنی ہوتی ہے وہاں شاید انہیں سُجھتا بھی نہیں پڑتا (یعنی ذہن میں ہی نہیں آتا) کہ وضاحت کردیں۔ میں یہاں سب کی بات نہیں کر رہا، بلکہ دل جلانے کے لئے ایک بات کر رہا ہوں کہ جہاں وضاحت کرنی ہے وہاں نہیں کرتے۔ بعض اوقات نعت خواں اَشعار کا خُلاصہ کر رہے ہوتے ہیں، اس کے لئے بھی علم ہونا چاہیے، خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے کلام کی وضاحت میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ ان کے کلام Difficult (یعنی مشکل) ہوتے ہیں۔ حدائقِ بخشش کی شروحات لکھی ہوئی ہیں۔ اگر کوئی نعت خواں علما کی لکھی ہوئی شروحات سے وضاحت یاد کر کے بیان کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:246)

کیا اسلامی بہنیں نعت کے صیغوں کو بدل سکتی ہیں؟

سوال: ایک کلام ہے: "میں مدینے چلا۔" اگر اسلامی بہنیں اس کو "میں مدینے چلی"

www.dawateislami.net

پڑھیں گی تو کیا یہ غلط ہو گا؟

جواب: کسی شاعر کا کلام پڑھنا ”حکایت کرنا “ کہلاتا ہے۔ یعنی جیسا اس نے کہا ہم نے ویسا بیان کر دیا۔ اب اگر اسلامی بہنیں ”میں مدینے چلا“ پڑھیں گی تو عجیب لگے گا، اس لئے انہیں ”میں مدینے چلی “ پڑھنا چاہیے، لیکن اس کلام میں آگے بھی مردانہ الفاظ آرہے ہیں، یہ کہاں کہاں تبدیلی کریں گی!! بہر حال! ”چلا“ کو ”چلی“ کرنا ضروری ہو گا۔ کیونکہ مؤنّث کے لئے یہی اِستِعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ”چلا “ کہیں گی تو اسلامی بہنیں ہنسیں گی اور مذاق کریں گی۔ اس کے علاوہ بہت سے کلام ایسے بھی ہیں جن میں تبدیلی کی ضرورت نہیں پڑتی تو وہ پڑھ سکتی ہیں اور پڑھے بھی جا رہے ہوتے ہیں۔ یاد رہے! کسی شاعر کے اشعار اپنے نام پر چڑھالینا کہ ”یہ میں نے لکھے ہیں“ جھوٹ اور خیانت ہے، یہ بہت معیوب سمجھا جاتا ہے اور اسے دینی سرقہ یعنی علمی چوری کہتے ہیں۔ البتہ بعض اوقات ایسا اتفاق بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی طرح کا مصرع دو شاعروں نے لکھا ہوتا ہے جسے ادبی یعنی فنی زبان میں ”تَوَارُد “ بولتے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:246)

امیرِ اہلِ سنت کے گجراتی کلام

سوال: آپ نے سب سے پہلے کون سا کلام لکھا تھا؟

جواب: دراصل میں گجراتی میڈیم سے پڑھا ہوا ہوں جس کا اب ہمارے یہاں اتنا چلن نہیں ہے۔ گجراتی اتنی مظلوم ہو چکی ہے کہ جو لوگ خود کہتے ہیں کہ ہم گجراتی ہیں جب میں ان سے گجراتی میں بات کرتا ہوں تو بعض اوقات انہیں تعجب ہوتا ہے کیونکہ وہ بیچارے اس طرح کی گجراتی بولتے ہیں جس طرح بعض لوگ عجیب و غریب اردو بولتے ہیں۔ بہر حال جس طرح اردو ہے اسی طرح گجراتی بھی باقاعدہ ایک زبان ہے اور بہت

www.dawateislami.net

اچھی زبان ہے۔ پہلے میں گجراتی کے نعتیہ مشاعروں میں حصہ لیتا تھا اور نعتیہ یا منقبت کے کلام لکھتا تھا۔ (اس موقع پر حاجی عبد الحبیب عطاری نے عرض کی:) آپ اپنا کوئی گجراتی شعر تو سنائیں۔ (امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا:) میں نے وہ اشعار جمع نہیں کیے کیونکہ اُس وقت میرا جمع کرنے کا ذہن نہیں تھا۔ کبھی کبھی یاد کرتا ہوں تو کوئی کوئی شعر یاد آجاتا ہے۔ ایک نعت کا مقطع مجھے یاد آرہا ہے۔

مانگیو چھے عشقِ نبی مانگی نہ دنیا اینڑے
مجھ نے عطار سمجھ دار نجر آوے چھے

(یعنی نبی کا عشق مانگا دنیا کی دولت نہیں مانگی۔ مجھے عطار سمجھ دار نظر آتا ہے)

یہ میرا بہت پرانا احساس تھا کہ دنیا کی دولت کے بجائے آقا کی محبت کی فراوانی نصیب ہو جائے اور عشقِ رسول کا ذخیرہ مل جائے۔ (دلوں کی راحت، قسط 8)

فہرس

شاعری کے خواہش مندوں کے لئے مدنی پھول 1	اعلیٰ حضرت دو کے علاوہ قصداً کسی کا (اردو) کلام نہ سنتے . 9
شاعری کا شوق یا شہرت کی ہوس! 2	نعتیہ شاعری ہر ایک کا کام نہیں 10
خدا کی رضا کی چاہت یا داد و تحسین کی تمنّا! 4	کس کس کا کلام پڑھنا چاہئے؟ 10
گم نام بندوں کی شان و عظمت 5	نعتیہ اشعار چیک کروایئے 12
شاعری کا شوق رکھنا کیسا؟ 6	نعت میں لفظ "تو" یا "تیرا" کہنا کیسا؟ 13
نعتیہ شاعری کرنا کیسا؟ 8	شاعر کے کلام میں تبدیلی کرنا کیسا؟ 14
کیا غیر عالم نعت نہیں لکھ سکتا؟ 9	کیا اسلامی بہنیں نعت کے صیغوں کو بدل سکتی ہیں؟... 15
	امیرِ اہلِ سنت اور گجراتی شاعری 16

www.dawateislami.net

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

شاعروں کی کہی ہوئی باتوں میں سے سب سے زیادہ سچی بات لَبِید کا یہ کلمہ ہے:

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہُ بَاطِلُ

(یعنی خبر دار! اللہ کے سوا ہر شے فنا ہونے والی ہے)

(بخاری، 2/570، حدیث: 3841)

978-969-722-266-7

01082262

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net